

<p>۳۷ سب کا اہم شہید ہے کہ جس نے دشمنوں کی حکمت فضا سے موافقت کونین میں سے ہے اسے شہادت و شرف حضرت سے مقابل اولاد ان فوجوں کا</p>	<p>۳۸ بھائی تھے مٹوں کو تباہی کا نہ ہو بھٹا آجین اسون شہد شہید کی نام دو دو جان حضرت اس شہید کا نام ہے کہ کوئی</p>	<p>۳۹ افست نہ ہو جسے تیری برابر ان جگہ کا جگہ اسکو لو اگر چھینے تیرے شہیدان سے</p>
<p>۴۰ اطہار کی حاجت ہمیں معلوم ہر سب کو زیب کا تب حال تھا شور کی شب کو</p>	<p>۴۱ فرزند علی سید شہابہ ہنسان اتو جو دل سے غلام اسکا ہر آقا سے جمان ہر</p>	<p>۴۲ سوجان سے آئے شوق شہنا زمین جو ان کا چلن تھا وہی پیشی کا چلن تھا</p>
<p>۴۳ پانی تاملے سے فودن بھیر اکرم بابوس جسے شاہ کا انشا شہاد ہر ایک سے فرات کے یون شہاد نظور جو کوئی نہ تو پانی کا نہ تو نام</p>	<p>۴۴ دو فون کی کتے مٹے فونانی ہم دو فون ازل سے ہیں غلام ہوا اگر کاش کون ازل غلامی ہو گیا کیونکہ ہم روز بر اسبیل ہو گیا</p>	<p>۴۵ کو صاحب اولاد ہوئی دگر انکا پسینے ہی بر بھی کر کے تین دلدار افزون تھا ہر اکرم آئے شوق شہاد یون کی طرف دیکھ کر کہتی تھی وہی</p>
<p>۴۶ شرف عبادت ہوئے تموں سے حضرت ہر جگہ کو کرتے تھا اطول سے حضرت</p>	<p>۴۷ مامون کو امام دوسرا جانتے ہیں ہم جو کتنی ہو تم اس سے سوا جانتے ہیں ہم</p>	<p>۴۸ مان جا سہ پر گرد فون سپر سہر فذ ہون خوش خاطر ہون شاد رسول دوسرا ہون</p>
<p>۴۹ کتنی تھی تھان کا کو زینت کو زینت تھا سکو یقین صبح کو شہادت آج سے تو شرف عبادت سے خوش اس کا شہید ہون با بیعہ و جویں</p>	<p>۵۰ ان شہیدان میں ہو کر تھی اور شرف عبادت اسکا کہو کون ہیں بہت دین فرزند ہم ان سے ہے کہ کوئی شہید</p>	<p>۵۱ یون سے کہ کر تھی دو دو کوئی اسون یون جا سے ہون ان کو یون کوئی راہی یون کوئی شہید ہے</p>
<p>۵۲ فضیلت کما دیکھ رہے ماہ کمان ہیں ابوت وہ سبطین بدر اللہ کمان ہیں</p>	<p>۵۳ اس فکر سے ہر نظر آئے ریح و الم تھا بھائی کی سدا بیسرو سامانی کا تم تھا</p>	<p>۵۴ کتنی تھی جو الفتنہ شہد دگر توئی تھی تھی فرزند ہون کی</p>

<p>شعبہ فصلت سے کہی کہ شنبہ و لکیر دراغ نام و لکیر و قون بھجی ہو نعمت میں لکیر و شنبہ میں شنبہ و لکیر پہلے میں کل شنبہ و لکیر</p>	<p>شعبہ فصلت میں لکیر و شنبہ میں شنبہ و لکیر فصلت میں لکیر و شنبہ میں شنبہ و لکیر فصلت میں لکیر و شنبہ میں شنبہ و لکیر</p>	<p>شعبہ فصلت میں لکیر و شنبہ میں شنبہ و لکیر فصلت میں لکیر و شنبہ میں شنبہ و لکیر فصلت میں لکیر و شنبہ میں شنبہ و لکیر</p>
<p>کشتہ میں ہی ہاتھ وہ قاسم کا پکڑ کے کل ان کو ہم چھینیکے بیدنیوں سے لڑکے</p>	<p>ظاہر ہو کہ ہم وہ دونوں ہی سبطین علی ہیں مانا جو تمہارے ہیں ہمارے ہیں وہی ہیں</p>	<p>احوال لڑائی کا کہیں الیکر قاسم پرسا مجھے تم دونوں کا دین الیکر قاسم</p>
<p>شعبہ ابن جبر کا کہ ہے میں ایک و لکیر تلوار میں دلادیا میں شاہ عجب ان دنوں کو بھجرا اور لکیر علی آبر سائیں میں سو جان پر شاہ کی توام</p>	<p>شعبہ مانا لکیر اور شنبہ تو ان شنبہ مانا سے شنبہ میں لکیر و شنبہ تم دونوں کی پہلے ہوں لکیر و شنبہ ہم کیا اس لئے کہ لکیر و شنبہ</p>	<p>شعبہ و دونوں نے کی عرض لکیر و شنبہ جو شنبہ میں لکیر و شنبہ ہم دونوں کی پہلے ہوں لکیر و شنبہ ہم کیا اس لئے کہ لکیر و شنبہ</p>
<p>بہ نام کہیں طلق میں بھائی کا نہ کرنا آجیتے سے قصہ لڑائی کا نہ کرنا</p>	<p>ہم کو یہ فقط پاس شنبہ جن دلشہ کا بدلا ہمیں منتظران میں خون پدرا کا</p>	<p>پور سے کہے اللہ ارادے کہیں ہی کے لڑنا نہ ہم جائیکے کہنے پہ کسی کے</p>
<p>شعبہ میں لکیر و شنبہ میں لکیر و شنبہ میں لکیر و شنبہ میں لکیر و شنبہ میں لکیر و شنبہ میں لکیر و شنبہ</p>	<p>شعبہ جس وقت میں لکیر و شنبہ میں لکیر و شنبہ میں لکیر و شنبہ میں لکیر و شنبہ میں لکیر و شنبہ میں لکیر و شنبہ</p>	<p>شعبہ ابن جبر کا کہ ہے میں ایک و لکیر تلوار میں دلادیا میں شاہ عجب ان دنوں کو بھجرا اور لکیر علی آبر سائیں میں سو جان پر شاہ کی توام</p>
<p>لڑنا نہ معروف دعا ہو جو بسیار یہ لو سے نہ اور کے جدا ہو جو ہمارو</p>	<p>جو قصہ تمہارا ہے وہ سب میں شنبہ ہی تم دونوں کی فہمیدہ حقیقتہ میں لکیر و شنبہ</p>	<p>کو میں میں دونی کرو عت سے بھائی لڑنا نہ ہم جائیکے کہنے پہ کسی کے</p>

<p>قلم چنگ کھدو نون سے اس کو سوزاں چوں خاک کو کھو معجریان کو سوزاں دروند سے گوہر و احوال پریشان سب طرح سب طرح کا کردار کھنکھان</p>	<p>قلم سوخت سنا بدین شاہ و دو عالم بخیاری کج قصد و کج لائی دعا مہکتے سے حضرت کے کما اور فرستیم نہ کہتے ہوتے کا و صہ ہی بہتیم</p>	<p>قلم دو لون کج بیاریوں کو سوزاں تلوار کج بختیوں کج بختیوں کج بختیوں کج بختیوں کج بختیوں کج بختیوں کج بختیوں کج بختیوں</p>
<p>کیا پاس سے احوال ہی یہ لوگوں اس نیند آنے کوئی آن تو مہر ہو اس دم</p>	<p>چاہو جسے تلوار جسے چاہو سپر و ہتھیار یہ سو جو دین تفسیر اخصین کہ دو</p>	<p>اگر کہانی فقط یہ ہیں خواہ یہ ہر احسان باپ ان کے ہر احسان ہر جعفریہ ہر اسٹ</p>
<p>قلم کھنکھانے کی سوزاں کھنکھانے کی سوزاں کھنکھانے کی سوزاں کھنکھانے کی سوزاں کھنکھانے کی سوزاں کھنکھانے کی سوزاں</p>	<p>قلم حضرت کے غلاموں کو سب کچھ پھینکا خیرے خیرے ہواں جا سے سب کچھ پھینکا ایسوں کو سب کچھ پھینکا</p>	<p>قلم ان جاں کی ان باؤں کو سب کچھ پھینکا دکھا کہ سوزاں غرض ایک ایک کچھ پھینکا بخیاری ہر باہت سب کچھ پھینکا کھنکھانے کی سوزاں کھنکھانے کی سوزاں</p>
<p>کو آئیے جب سرقہ مہر و دین پر نیند آئیگی آرام سے قتل کی زمین پر</p>	<p>جب سینے سپر ہوں تو سپر کی نہ ہوں ہو خالق کرے ہم لوگوں کو تلوار میں جن ہو</p>	<p>مشرق کی طرف شاہ نے آمد جو نظر کھا دکھا کہ عیان صاف سپیدی ہو کر کھا</p>
<p>قلم آئی جو میں بارادہ خاندان کی بارادہ کل کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>	<p>قلم باقی بچھین جو بچھین کا اس کا اس کا خوار کی طرف بچھین کا اس کا اس کا کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>	<p>قلم قانچا ہو تو قسم سے سلطان و سلطان کھنکھانے کی سوزاں کھنکھانے کی سوزاں کھنکھانے کی سوزاں کھنکھانے کی سوزاں کھنکھانے کی سوزاں کھنکھانے کی سوزاں</p>
<p>آئین و غامباروں کو تعلیم کر دین جو اس لیے ہو جو تفسیر کر دین</p>	<p>کچھ فرض تو یہ کر نہیں سکتے بین ادب سے الطاف و کرم کے مشرق میں یہ کب سے</p>	<p>کھلائے ہو رہ منہ جو سونہ کے نظر آئے آسنو نہ مظلوم کی آنکھوں میں پھر آئے</p>

<p>۱۷۱ خورشید سے جو ان کے شہنشاہ کی طرح کو سوتے خواب ہو اکیڑا کیکر دلاور کیا جلد ہوسون کے دریا میں شادور رو بہت کب کبیکر کو وہ خاص دلاور</p>	<p>۱۷۲ ہفت نے نہ بھی چون کی ساری بس روضے کے کیکر کے حشر کو سونچا کھٹے کے لون بھارت سے سپرد کیکر یوں بیرون اجازت کرور جازت کیکر</p>	<p>۱۷۳ کل کو مری نے کھنے کے لگے زینت باچار آدھت میں اکثر کیکر کا سونچا جیو اپنے لگے اور دونوں کے لگے لگے شہر کیکر کے جیو میں جگہ لگاؤ دلاور</p>
<p>حضرت کے آثار ہے ہفتاد و دو دن میں پھر خاطر کے پیاروں کی باری ہوئی دن میں</p>	<p>یہ سال ازل مراد حضرت میں بجا تھا آیا نہیں اس وقت ملک حکم خدا تھا</p>	<p>در پیش حسین جنگ کی مشکل تو ایھی ہو تیر بان لگی مشکلا بس وقت ہی ہو</p>
<p>۱۷۴ جو شخص ہوئی تسلسل ظلموں کی اداوار فرزندوں سے نہ بننے کی زینت بناو اتر بھی چھو یاد کر کو نہیں ہو کراو لہو نئے بھی لہو چھو یاد کیا نہیں ہو کراو</p>	<p>۱۷۵ آہنے کے کما دو انھیں بجا بجا بزارت فرنگی میں مجھ سے باخون تیا سنا اسی پر سوس جگر کر دو دونوں کو تاکہ سے فراتے ہیں تا وہ داد سنا</p>	<p>۱۷۶ کل کو مری نے زینت سے جو وہ بھارت کو کھلا عدالت کا سب سے جو زینت سے جو وہ بھارت زینت سے جو وہ بھارت سے جو وہ بھارت زینت سے جو وہ بھارت سے جو وہ بھارت</p>
<p>مددے لگی اتونین چہ رہنے کا موقع ہو اتو اجازت کے لیے کہنے کا موقع</p>	<p>ارشاد بزرگوں کا ہو اور حکم خدا ہے اب دونوں کی رضت میں تال مجھے کیا ہے</p>	<p>میں صاحب غیرت جو رہے عالم کی خوزادی اعدا کی کثرت سے نہ بیوں کو صد ادا</p>
<p>۱۷۷ دونوں نے یہی سنی اور اور اور نہ ہو یہ سنی اور اور اور اور اور اور نہ ہو یہ سنی اور اور اور اور اور اور نہ ہو یہ سنی اور اور اور اور اور اور</p>	<p>۱۷۸ پینٹے ہی فوش ہوئے دونوں تباہان لود کے کیا کیا ہی نہ لاش کا انسان کس نے سے وہ دونوں کی شہر کی ان ہر دونوں کی آہستے ہی ہو فوجی ران</p>	<p>۱۷۹ سردار زینت سے جو وہ بھارت سے جو وہ بھارت شہا تیس سے جو وہ بھارت سے جو وہ بھارت نہ ہو یہ سنی اور اور اور اور اور اور نہ ہو یہ سنی اور اور اور اور اور اور</p>
<p>رضت تو ہیں دیکے نقین یہ ہیں اب ہو اگلا نہیں کیا دیر لگانے کا سبب ہی</p>	<p>سراونچا ہوا آپ کے ہر ماہ تھا کا تم شکر کا سجدہ تو جگا لاؤ خدا کا</p>	<p>جنگا د میں ہر ایک کا فرزند لڑا ہے ہر بیرون کو آواز سنائی ہو یہ کیا ہے</p>

<p>۱۷۳ اس سوچ بنی تھا در کھینچ کر آنکھوں سے زبان ہونے کے لئے بہاشتہ نماز و دونوں کے لکھنے پر</p>	<p>۱۷۴ ہلکے درخشش میں تیرا اکبر اسی شکر کر کے کسی نیرنگی صورت تو نہ پائی کسی چھائی شکر کیے مجھ سے کو وہ جگہ</p>	<p>۱۷۵ تھیں بہاشتہ نماز و دونوں کی بائی حسین یار کو وہ دونوں نیرنگی کے لکھو تو ان کے لکھنے پر کسی نیرنگی تو نہ پائی</p>
<p>۱۷۶ ہر بار دعا ہی ہی زینت کی خدا سے بیٹے ہو سے لال آئین نہ میدان لگا</p>	<p>۱۷۷ گویا آست عم تھا نہ کسی ماہ لقا کا غل آستے کیا شکر خدا شکر خدا کا</p>	<p>۱۷۸ لڑتے ہو بے یون تو کسی تمنا کو نہ کیا ساحل پارے اور کہی دریا کو نہ دیکھا</p>
<p>۱۷۹ کچھ تو بھی در کھینچ کر دیکھا کیے تیرے بن لڑتے ہو تیرے کی خاطر سب جو یک عالم بہاشتہ نماز و دونوں کے لکھنے پر</p>	<p>۱۸۰ کچھ تو بھی در کھینچ کر جسوت کو زینت میں کی لیا تیرے کو بھی تھامی لکھ کر نیرنگی خدا کا در عین ہوتی تیرے</p>	<p>۱۸۱ کچھ تو بھی در کھینچ کر معلوم تھا تو مجھ سے کہ تیرے ان کے لکھنے پر کسی کی بھی زیادہ دوران با بھی یا خدا اور ان دونوں کو</p>
<p>۱۸۲ دل میں تو خوشی رنگ مگر چہس کا فلق تھا دو نوین دم ہوں ہی زینت کو فلق تھا</p>	<p>۱۸۳ یہ امر تھا نسبت سے مری دور تھا تو سب کچھ ہو جو مجھے منظور تھا تو کو</p>	<p>۱۸۴ اکبر اگر چھانی سے جعفر نے لکھا سوار لگا ہے انہوں جگر نے لکھا</p>
<p>۱۸۵ انہیں کو داخل خیمہ شہ اور سرداروں پرانی لگا انہیں کھڑی رو رہی تھی چھینے دونوں کے لکھنے پر</p>	<p>۱۸۶ تین کئی تھی چھینے دونوں کے یہ انہوں نے فوسہ زاروں کی انہیں سے جانی کے لوہوں نے ان دونوں کے لکھنے پر</p>	<p>۱۸۷ وصف ان کے سنو اور انہوں ان دونوں کے بلکے کو ان کے مکون طبع نرنگی چھینے پر ان دونوں کے لکھنے پر</p>
<p>۱۸۸ آواز قبول آئی کہ کیوں اپنی حرمین ہے چھائی سے لگا لگا کہ دم انہیں نہیں ہے</p>	<p>۱۸۹ ان دونوں کی مطلوبی یہ ہے میری روتے بہاشتہ نماز و دونوں کے لکھنے پر</p>	<p>۱۹۰ کب نرنگی طبع آئی جھلا متصل ان کے گنبد اسرار آئی تھے دل ان کے</p>

<p>سبقتِ برفوران ہو سببیا نغمہ کا مقام بابا کا لیا نام ماور کا لیا نام جز خیز کر آگاہی ساری سبب شام آتا ہن بجبے کتے رعب و دوزخ کا نام</p>	
مجانے کی ہو عید نہ دیکھی نہ سنی ہو	اس سن میں یہ عید نہ دیکھی نہ سنی ہو
<p>خواب سو کھٹے اپنی مغز تہ شہیر قائم کو جو در پیش ہوئی جنگ کی تدبیر وہ دانش آٹھ لے گئے زن میں شہر دیکر جان بازیان تاسم کی تو تہ سون دیکر</p>	
ہر وقت دعا کرتا ہوں میں ہاتھ اٹھا کر	یار ب میں گردن روضہ شہیر میں جا کر